سورہ نمبر (۸۰)

سُوۡرَۃُ عَبَسَ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ عَبَسَ

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ اثْنَتَانِ وَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا) ف۱ اس میں ۴۲ آیات اور ایک رکوع ہے

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ف۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ف۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ف۴ یا نصیحت لے

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَيْكَ

تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پروا بنتا ہے ف۱۰ تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو ف۱۱ اور تمہارا کچھ زیاں

اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَ هُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾

نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ف۱۲ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا ف۱۳ اور وہ ڈر رہا ہے ف۱۴ تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو

كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ

یوں نہیں ف۱۵ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۶ تو جو چاہے اسے یاد کرے ف۱۷ ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۸ بلندی والے ف۱۹

مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾

پاکی والے ف۲۰ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے ف۲۱ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ف۲۲

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ

اسے کاہے سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ف۲۳ پھر اسے راستہ

يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ

آسان کیا ف۲۴ پھر اسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا ف۲۵ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ف۲۶ کوئی نہیں اس نے ابتک پورا نہ کیا جو اسے

ف۱ سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے پانچسو تینتیس حرف ہیں ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ف۳ یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم **شانِ نزول** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عُتبہ بن ربیعہ ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبد المطلب اور اُبی بن خلف اور اُمیہ بن خلف اشراف قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبد اللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار ندا کرکے عرض کیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپکو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائیے ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اس سے قطع کلام ہوگا یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرہ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نابینا فرمانے میں عبد اللہ بن ام مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن ام مکتوم کا اکرام فرماتے تھے ف۹ گناہوں سے آپ کا ارشاد سنکر ف۱۰ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے ف۱۱ اور اسکے ایمان لانے کی طمع میں اس کے در پے ہوتے ہو ف۱۲ ایمان لاکر اور ہدایت پاکر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیام الٰہی پہونچا دینا ہے ف۱۳ یعنی ابن ام مکتوم ف۱۴ اللہ عزوجل سے ف۱۵ ایسا نہ کیجیے ف۱۶ یعنی آیات قرآن مخلوق کیلیے نصیحت ہیں ف۱۷ اور اس سے پند پذیر ہو ف۱۸ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ف۱۹ رفیع القدر ف۲۰ کہ انھیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے ف۲۱ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں ف۲۲ کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے ف۲۳ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مضغہ کی شان میں تکمیل آفرینش تک ف۲۴ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا ف۲۵ کہ بعد موت بے عزت نہ ہو ف۲۶ یعنی بعد موت حساب و جزا کے لیے پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی

ع ۲ ۳۰ ۴

منزل ۷

وقف لازم ۹

أَمَرَهُ ۝٢٣ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝٢٤ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝٢٥ ثُمَّ

حکم ہوا تھا ف۱ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ف۲ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ف۳ پھر

شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝٢٦ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝٢٧ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝٢٨ وَ

زمین کو خوب چیرا تو اس میں اُگایا ناج اور انگور اور چارہ اور

زَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝٢٩ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝٣٠ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝٣١ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ

زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے اور دوب تمہارے فائدے کو اور

لِأَنْعَامِكُمْ ۝٣٢ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝٣٣ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝٣٤

تمہارے چوپاؤں کے پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ف۴ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝٣٥ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝٣٦ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ

اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے ف۵ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی

يُغْنِيهِ ۝٣٧ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝٣٨ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝٣٩ وَوُجُوهٌ

اسے بس ہے ف۶ کتنے منہ اس دن روشن ہونگے ف۷ ہنستے خوشیاں مناتے ف۸ اور کتنے مونہوں پر

يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝٤٠ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝٤١ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝٤٢ ع ۴۲

اس دن گرد پڑی ہوگی اس پر سیاہی چڑھ رہی ہے ف۹ یہ وہی ہیں کافر بدکار

ف۱ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لا کر حکمِ الٰہی کو بجا نہ لایا ف۲ جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظام عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزّوجل عطا فرماتا ہے ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۳ بادل سے ف۴ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کر دے گی ف۵ ان میں سے کسی کی طرف ملتفت نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی ف۶ قیامت کا حال اور اس کے احوال بیان فرمانے کے بعد مکلّفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے ف۷ نورِ ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے ف۸ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور اس کی رضا پر اس کے بعد اشقیا کا حال بیان فرمایا جاتا ہے ف۹ ذلیل حال وحشت زدہ صورت